نصاب: پہلا ہفتہ
(تعارف قرآن مجید: قرآن کی بنیادی معلومات، تاریخ قرآن، علوم القرآن)

☆۔ قرآن مجید کا مفہوم:

قرآن کا لفظ ''قَرَءَ'' سے بنا ہے جس کا معنی ''پڑھنا'' ہے اور بعض کے بقول یہ لفظ ''قَرَنَ'' سے بنا ہے جس کا معنی ''جمع کرنا'' ہے۔ مگر راجح قول یہ ہے کہ قرآن کا لفظ ''قَرَءَ'' سے بنا ہے۔ اور لفظ قرآن کا لغوی معنی ''کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب'' ہے۔

اصطلاح میں قرآن اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے، جو حضرت محمد ﷺ پر، حسب ضرورت، عربی زبان میں، آہستہ آہستہ تیئس سالوں میں، حضرت جبرائیلؑ کے ذریعے نازل ہوا اور اس کی تلاوت عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

☆۔ قرآن مجید کے نام:

قرآن مجید کے چند مشہور ذاتی اسماء درج ذیل ہیں۔

1۔ **القرآن:** سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔

2۔ **الفرقان:** حق و باطل یا سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔

3۔ **الذکر:** یاد دلانے والی۔ 4۔ **الکتاب:** ایسی تحریر جو مکمل ہو۔

5۔ **التنزیل:** اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ۔

☆۔ تعارف قرآن کا اجمالی خاکہ:

سورتیں: قرآن مجید کی کل سورتیں 114 ہیں جن میں سے 86 مکی اور 28 مدنی ہیں۔

آیات: قرآن مجید کی کل آیات 6236 ہیں (جبکہ مشہور یہ ہے کہ آیات کی تعداد 6666 ہے)

پارے: قرآن مجید میں کل 30 پارے ہیں۔

رکوعات: قرآن مجید میں کل 558 رکوع ہیں۔ (جبکہ مشہور یہ ہے کہ رکوع 540 ہیں)

منازل: قرآن مجید میں 7 منازل ہیں۔ (جو لوگ ہفتے میں قرآن ختم کرنا چاہئے ان کے لئے سہولت ہے)

سجدے: قرآن مجید میں کل 14 مقامات پر سجدہ تلاوت ہے۔

مدت نزول: قرآن مجید مکہ میں تیرہ سال اور مدینہ میں دس سال اور کل تیئس (23) سال میں نازل ہوا۔

بڑی اور چھوٹی سورت: قرآن مجید کی بڑی سورت ''سورۃ البقرۃ'' اور چھوٹی سورت ''سورۃ الکوثر'' ہے۔

بسم اللہ کا بیان: سورہ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے اور سورہ نمل میں دو دفعہ آئی ہے۔

پہلی اورآخری آیت: پہلی آیات سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ☆خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ☆اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ☆الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ☆عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ" ہیں اور آخری آیت سورۃ مائدۃ کی آیت نمبر تین " اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا" ہے۔

☆۔ **قرآن پاک کی ترتیب دوطرح کی ہے:**

1) ترتیب نزولی 2) ترتیب توقیفی

ترتیب نزولی:

ترتیب نزولی سے مراد قرآن پاک کی وہ ترتیب ہے جس ترتیب سے قرآن پاک نازل ہوا۔

ترتیب توقیفی:

ترتیب توقیفی سے مراد قرآن مجید کی وہ ترتیب ہے جو حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق لگائی ہے۔(قرآن پاک کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے۔)

قرآن پاک کی سورتوں کی خصوصیات

قرآن مجید دراصل دو حصوں میں تقسیم ہے، حصہ اول مکہ میں تقریباً تیرہ سال نازل ہوا اور حصہ دوم مدینہ میں دس نازل ہوا تھا تو مجموعی اعتبار سے تئیس سال نازل ہوا مگر مکی اور مدنی ماحول اور تقاضا کے الگ الگ ہونے کی وجہ سے مکہ اور مدینہ میں نازل ہونے والی سورتوں کے اسلوب میں بھی فرق ہے جس کو انتہائی اختصار اور جامعیت کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

☆۔ **مکی سورتوں کی خصوصیات:**

وہ سورتیں جو ہجرت مدینہ سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی سورتیں کہلاتی ہیں۔ان سورتوں کی کچھ ایسی خوبیاں ہیں جو مدنی سورتوں میں نہیں ہیں۔مکہ میں چونکہ زیادہ تعداد میں کفار تھے اور آپ ﷺ مکہ میں نبوت ورسالت ملنے کے بعد تیرہ سال رہے تو اس اعتبار سے یہ اسلام کا ابتدائی دور تھا۔اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے سورتوں کو نازل فرمایا۔مکی سورتوں کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ **اختصار:** مکی سورتیں اور آیات مختصر ہوتی ہیں۔قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر مکی ہے۔جس کی تین آیات ہیں،اس کے علاوہ دیگر چھوٹی چھوٹی سورتیں مکی ہیں۔

2۔ **عمومی خطاب:** بعض مکی سورتوں میں خطاب عمومی ہوتا ہے جیسے:"**یا یھا الناس، یا بنی**

آدم“

3۔ **حروف مقطعات:** بعض مکی سورتوں کا آغاز حروف مقطعات (صٓ، قٓ، طٰه،یس) سے ہوتا ہے۔

4۔ **مشکل اسلوب:** مکی سورتوں کے الفاظ اوران کا مفہوم عام طور پر مشکل ہوتا ہے۔

5۔ **عقائد:** ان سورتوں میں زیادہ تر عقیدہ توحید، رسالت اور عقیدہ آخرت پر زور دیا گیا ہے۔

6۔ **سابقہ امتوں کے واقعات:** ان سورتوں میں سابقہ انبیاء کے قصص اور حالات کا بیان ہے۔

7۔ **صبر کی تلقین:** مکی سورتوں میں کفار کے مظالم اوران کی زیادتیوں کا ذکر ہے۔رسول اللہ ﷺ کو صبر وضبط کی تلقین کی گئی ہے۔کفار سے اعراض برتنے کی تلقین کی گئی ہے۔

8۔ **مشرکین:** مکی سورتوں میں زیادہ تر مشرکین کو مخاطب کیا گیا ہے۔

☆۔ **مدنی سورتوں کی خصوصیات:**

وہ سورتیں جو ہجرت مدینہ کے بعد نازل ہوئیں وہ مدنی کہلاتی ہیں۔آپ ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے اور یہاں دس سال رہے،اور انتہائی محنت سے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی پہلی باقاعدہ اسلامی ریاست قائم کی جو خالص مساوات اور عدل وانصاف کے اصولوں پر مبنی تھی۔ یہاں معاشرتی مسائل اور جہاد وغیرہ پر زور دیا گیا ہے۔ان سورتوں کی کچھ ظاہری اور معنوی خصوصیات ہیں۔ جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

1۔ **طوالت:** مدنی سورتیں عام طور پر لمبی ہوتی ہیں۔قرآن مجید کی سب سے لمبی سورت البقرہ ہے جو مدنی ہے۔اس کے چالیس رکوع اور 286 آیات ہیں۔

2۔ **خصوصی خطاب:** ان سورتوں میں خطاب اکثر اہل ایمان کو ہے جیسے:” **یا یھا الذین اٰمنوا**“

3۔ **حروف مقطعات:** ان سورتوں کے آغاز میں حروف مقطعات بہت کم آتے ہیں۔

4۔ **آسان اسلوب:** مدنی سورتوں میں عام طور پر اسلوب آسان ہوتا ہے۔

5۔ **عبادات:** مدنی سورتوں میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات وخیرات وغیرہ کے احکام ہیں۔

6۔ **معاملات:** مدنی سورتوں میں معاشرتی، معاشی اور سیاسی معاملات وغیرہ کا اکثر بیان ہے۔

7۔ **جہاد وغزوات:** ان سورتوں میں جہاد کی تلقین اوراس کے دیگر مسائل کا ذکر ہے۔

8۔ **منافقین کا ذکر:** منافقین کا بیان انہی سورتوں میں کیا گیا ہے۔کیونکہ وہ مکہ میں نہ تھے۔

قرآن مجید کی امتیازی خصوصیات

قرآن مجید کی امتیازی خصوصیات ومطالعہ قرآن کی ضرورت واہمیت کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1۔ آخری آسمانی کتاب:

لوگوں کی ہدایت کے لئے آسمان سے نازل ہونے والی کتابوں اور صحائف میں سب سے آخر میں قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔ جوکہ ساری دنیا کے لوگوں کے لئے قیامت تک کے لئے رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔اوراب اسی چشمہ ہدایت کا مطالعہ کر کے اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں دارین کی کامیابی اورامن وسکون کا راز مضمر ہے۔لہذا ہم دارین میں کامیابی اور اورامن وسکون چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کا مطالعہ کرنا ہوگا اوراس سے تعلق مضبوط رکھنا ہوگا۔

2۔ محفوظ کتاب:

سابقہ صحائف اور کتب چونکہ مخصوص علاقے کے لوگوں کے لئے اور محدود وقت کے لئے تھیں اس لئے ان کی حفاظت کی ضرورت نہ تھی جبکہ قرآن مجید قیامت تک کے لوگوں کی رہنمائی کے لئے بھیجا گیا ہے،لہذا اب ہمیں اپنے دینی، دنیاوی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اورخوشیوں وغمیوں کے مسائل حل کرنے کے لئے اسی محفوظ اور معتبر ترین ضابطہ حیات سے رجوع کرنا ہوگا۔اسی لئے اس کو قیامت تک محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے خوداس کی حفاظت کا وعدہ کیا۔فرمان الٰہی ہے:

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ"(الحجر(15):9)

(ہم نے خوداتاری ہے یہ نصیحت اور ہم خوداس کے نگہبان ہیں)

3۔ زندہ زبان والی الہامی کتاب:

قرآن مجید جس فصیح وبلیغ عربی زبان میں نازل ہوا ہے وہ آج بھی دنیا کے بیس سے زائد ممالک میں بولی، پڑھی، سنی اور سمجھی جانے والی کتاب ہے، یہ وہ زبان ہے جو دنیا کے ساتھ ساتھ قبر اور آخرت میں بولی جانے والی زبان ہے۔جبکہ پہلی الہامی کتابیں جن زبانوں میں نازل ہوئی تھیں ان کے سمجھنے والے اب نہ ہونے کے برابر ہیں۔مطالعہ قرآن کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ اس کو پڑھنا اور سمجھنا باقی تمام الہامی وغیرالہامی کتب کی نسبت سے آسان ہے۔

4۔ عالمگیر(تمام دنیا کے لئے)کتاب:

قرآن مجید کی خصوصیات میں سے یہ بات شامل ہے کہ یہ آخری الہامی کتاب دنیا کے تمام خطوں میں آباد لوگوں کے لئے رشد وہدایت کا مرکز ہے اور پھر قیامت تک کے لوگوں کے لئے زمانہ نزول سے لے کر قیامت تک یکساں مفید ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

"إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ"(التکویر(81):27)

(بے شک یہ ذکر تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے)

5۔ جامع (کمپری ہینسو) کتاب:

قرآن مجید کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت جامع کتاب بھی ہے، جامع کا مطلب ہے کہ یہ کتاب سابقہ تمام کتب اور آسمانی صحائف کی معتبر تعلیمات اور خوبیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور پھر قیامت تک کے جدید مسائل کا حل اصول وضوابط کی صورت میں اس کتاب میں موجود ہے۔اس لئے اگر ہم اپنے مسائل کا شرعی حل چاہتے ہیں تو ہمیں اس کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

" وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ "(النحل(16):89)

(اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی جو ہر شے کو کھول کر بیان کرتی ہے)

6۔ عقل وتہذیب کی تائید کرنے والی کتاب:

قرآن میں موجود احکام و مسائل چونکہ اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اس لئے اس کتاب کی تعلیمات عین فطرت، ضرورت انسانی اور عقل وتہذیب کے موافق ہیں۔لہذا جو چیز جتنی زیادہ فطرت کے قریب ہوگی اور اس کی انسانوں کو ضرورت بھی ہو تو اس کا مطالعہ بھی اتنا ہی زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔تا کہ فطرتی، عقلی اور تہذیبی مسائل کو حل کیا جا سکے۔

7۔ کتاب اعجاز:

اعجاز کا معنی عاجز کرنا اور شکست دینا ہے، قرآن مجید نے حفاظت، جامعیت اور کاملیت کے اعتبار سے سابقہ تمام الہامی وغیر الہامی کتابوں اور صحائف کو شکست دے دی ہے۔نیز عرب کے فصحاء و بلغا کو چیلنج کیا ہے کہ اگر تم کہتے ہو کہ یہ قرآن حضرت محمد ﷺ نے خود بنایا ہے تو پھر تم بھی اس جیسا قرآن، دس سورتیں یا پھر ایک ہی سورت بنا لاؤ۔تو وہ عاجز آ گئے۔مطالعہ قرآن کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ یہ شک وشبہ سے پاک کتاب ہے جس کی تعلیمات اپنی اصلی شکل میں سو فیصد محفوظ ہیں۔

8۔ مکمل ضابطہ حیات:

قرآن حکیم ایک مکمل ضابطہ حیات مہیا کرتا ہے، یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو پر بہترین رہنمائی کرتا ہے، سیاسی، معاشی، معاشرتی، سماجی، اخلاقی، تعلیمی غرض کوئی میدان ایسا نہیں جس کے لئے قرآن نے راہنماء اصول بیان نہ کئے ہوں۔اس لئے رہنما اصول سیکھنے کے لئے بھی اس کے مطالعہ کی ہمیں

ضرورت ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ''وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ '' (النحل:89)

(اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی جو ہر شے کو کھول کر بیان کرتی ہے)

9۔ قابل حفظ و عام فہم:

یہ قرآن مجید کا ہی اعجاز ہے کہ اس کو حفظ کرنا اور سمجھنا آسان ہے سابقہ الہامی کتابوں کے حفاظ نہ اُس دور میں اور نہ ہی آج کے دور میں کثرت سے نظر آتے ہیں جبکہ قرآن مجید کے حفاظ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک ہر عمر کے لوگ نظر آتے ہیں جو اپنی عمر کے کسی بھی حصہ میں اس کو آسانی سے سمجھ بھی سکتے ہیں اور یاد بھی کر لیتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے اب ہم اپنی بدبختی کی وجہ سے دن بدن اس کتاب ہدایت و برکت سے دور ہی دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمیں حفظ قرآن کے ساتھ فہم قرآن کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

10۔ انقلابی کتاب:

اس کتاب نے نہ صرف عرب معاشرے میں بلکہ عجمی معاشرے میں بھی انقلاب برپا کر دیا، یہ کتاب افراد کی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے والی ہے اور یہ گزشتہ ساڑھے چودہ سو سال انقلاب سے جاری کئے ہوئے ہے اور قیامت تک یہ انقلاب جاری رہے گا۔ اس لئے آج بھی ہم اسلامی انقلاب لانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کے ساتھ ویسا ہی مضبوط تعلق قائم کرنا ہوگا جیسا قرون اولی کے لوگوں نے قائم کیا تھا۔

11۔ قوت تاثیر:

قرآن مجید کا ایک اعجاز یہ ہے کہ اپنے اندر بے پناہ قوت تاثیر رکھتی ہے حضرت عمر فاروقؓ گھر سے رسول اکرم ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے اور جب اپنی بہن کے گھر قرآن مجید کی آیات سنی تو دل کی دنیا بدل گئی اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس لئے آج اگر ہم اپنے ویران اور بے چین دل کی حالت بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں مطالعہ قرآن کی عادت بنانی ہوگی، قرآن مجید کا فہم، تدبر اور تلاوت کر کے ہم اپنے اللہ سے براہ راست گفتگو کر سکتے ہیں، اپنی روحانی زندگی کا تزکیہ کر سکتے ہیں، مطالعہ قرآن سے ہم برکات و رحمت الٰہی کے حق دار بن سکتے ہیں۔

History of Quran

☆۔ نزولِ قرآن کا آغاز:

اعلانِ نبوت کے کچھ عرصہ پہلے آپ ﷺ کو سچے خواب نظر آنا شروع ہوئے۔ جو خواب آپ ﷺ رات کو دیکھتے صبح ویسے ہی ہو جاتا۔ پھر اسی دوران تنہائی آپ کو اچھی لگنے لگی جس کی وجہ سے آپ ﷺ مکہ کے پہاڑ جبل نور کی غار میں کئی کئی دن تک خلوت نشینی اختیار فرماتے۔اور پھر اسی غار میں حضرت جبرائیلؑ سب سے پہلی دفعہ وحی سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات کی شکل میں لے کر آئے۔

نزولِ قرآن کے واقعہ کو آپ ﷺ خود بیان فرماتے ہیں کہ: میری عمر چالیس برس تھی اور میں غارِ حرا میں عبادت کر رہا تھا کہ یکا یک میرے سامنے ایک ایسی شخصیت کا ظہور ہوا جسے میں نہیں پہچانتا تھا اس نے کہا: ''اِقْرَاء یَا مُحَمَّدُ ''(اے محمد پڑھیے) میں نے کہا: ''وَمَا اَنَا بِقَارِیٍ''(میں پڑھا ہوا نہیں ہوں)۔

اس شخصیت نے تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے۔اور پھر چوتھی بار مجھے پکڑ کر سینے سے لگا کر دبایا اور چھوڑ دیا اس کے بعد سورۃ علق کی پانچ آیات کی تلاوت کی:

> ''اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ☆خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ☆اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْأَکْرَمُ ☆الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ☆عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ''(العلق(96):5-1)
>
> (اے محمد ﷺ! اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا تیرا رب بڑا بزرگ اور کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا)۔

وہ آیات مجھے یاد ہو گئیں اور حضرت جبرائیلؑ چلے گئے اور میں وہاں سے فوراً گھر واپس آ گیا۔

☆۔ وحی کا منقطع ہونا/فترت الوحی:

پہلی وحی کے نازل ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک وحی نازل نہ ہوئی اس وقفے کو ''فترت الوحی'' کا زمانہ کہتے ہیں (یاد رہے کہ ہر وحی کے بعد ہونے والے وقفہ کو فترۃ الوحی نہیں کہا جاتا) اور پھر سورۃ مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں، سورۃ مدثر کی آیات نازل ہونے کے بعد وحی مسلسل اور لگاتار نازل ہونا شروع ہوئی یہ سلسلہ آپ ﷺ کی وفات تک جاری رہا۔

تدوینِ قرآن کا پہلا دور (عہد نبوی ﷺ)

تدوین قرآن کے سلسلے میں سب سے پہلے حضورﷺ کا عہد مبارک ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب قرآن مجید نازل ہورہا تھا۔ اس دور میں قرآن مجید جتنا نازل ہوتا تو آپﷺ اس کی حفاظت کا اہتمام ساتھ ساتھ دو طرح سے فرماتے تھے:

1) کتابت (لکھنا)

2) حفظ (زبانی یاد کرنا)

1۔ کتابت کا اہتمام:

آپﷺ کے دور میں کتابتِ قرآن کا اس قدر اہتمام تھا کہ جس موقع اور حالت میں قرآن نازل ہوتا فوراً اس کو لکھ لیا جاتا۔ اس غرض سے کھجور کے پتوں، پتھروں، اونٹ کے شانے کی ہڈیوں، کاغذ اور چمڑا وغیرہ سے کام لیا جاتا تھا۔

الف:۔ کتابت قرآن کا طریقہ:

نزول وحی کے وقت آپﷺ کاتبین وحی میں سے جو بھی موجود ہوتا اس کو بلا کر قرآن کا جو حصہ نازل ہوتا اس کو لکھواتے اور کاتب کو بتاتے کہ یہ آیات فلاں سورت میں فلاں جگہ پر لکھو۔ مشہور کاتبین وحی میں سے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور خلفاء اربعہ شامل ہیں۔

2۔ حفظ قرآن کا اہتمام:

آپﷺ پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپﷺ اسے لکھوانے کے ساتھ خود یاد کر لیتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی یاد کرایا کرتے تھے۔ پھر آپﷺ پر جتنا قرآن ایک رمضان سے لے کر دوسرے رمضان تک نازل ہو چکا ہوتا وہ آپؐ حضرت جبرائیلؑ کو سناتے اور خود نمازوں میں بھی پڑھتے اور رات کے نوافل میں پڑھتے تھے پھر صحابہ کرامؓ بھی ایک دوسرے سے قرآن زبانی سنتے اور سناتے اور پھر رات کو نوافل میں پڑھتے تھے، اس طرح قرآن مجید کا جو حصہ ان کے پاس پہنچتا وہ اس کو اچھی طرح زبانی یاد کر لیتے تھے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ آپﷺ نے قرآن مجید کی حفاظت کیلئے حفظ و کتابت دونوں طریقے اپنائے تھے۔ اور آپﷺ کے دور میں قرآن ترتیبِ توقیفی کے اعتبار سے بعض صحابہ کو مکمل یاد تھا اور اسی طرح مکمل قرآن مجید تحریری صورت میں مختلف اجزاء پر جمع ہو چکا تھا۔

تدوینِ قرآن کا دوسرا دور (عہد صدیقیؓ)

تدوینِ قرآن کا دوسرا دور عہد صدیقیؓ کا ہے جس میں مختلف اجزاء سے کاغذ پر کتابی صورت میں جمع وتدوین قرآن کی مناسبت سے کام ہوا ہے جس کے مشہور مراحل ونکات حسب ذیل ہیں:

1۔ جنگ یمامہ میں حفاظ کی شہادت:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ ہوئی جس میں بہت سے صحابہ شہید ہوئے۔ جن میں سے 70 حفاظ قرآن تھے۔ اب کثرت سے حفاظ کی شہادت کی بدولت قرآن کے مختلف اجزاء کے ضائع ہونے کا اندیشہ تھا جس کی بدولت قرآن مجید کو ایک جگہ تحریر میں لانے کی ضرورت پیش آئی۔

2۔ تدوین قرآن کے لئے حضرت عمرؓ کا مشورہ اور اصرار:

حضرت عمرؓ نے جنگ یمامہ کے بعد اصرار سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قرآن ضبطِ تحریر میں لانے کے لیے کہا۔ تو پھر حضرت عمرؓ کے مشورہ جمع وتدوین قرآن کی بدولت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن کو کتابی صورت میں ایک جگہ اکٹھا کرنے کے لئے سرکاری سطح سے اہتمام شروع کروادیا۔

3۔ تدوین قرآن کے لئے حضرت زید بن ثابتؓ کا انتخاب:

حضرت عمرؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تو انہوں نے دیگر صحابہ سے مل کر اس ذمہ داری کو پورا کیا۔ قرآن مجید کی جمع وتدوین کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کے لیڈر حضرت زید بن ثابتؓ کو مقرر کیا گیا تھا، انہوں نے مسجد نبوی کے دروازے پر بیٹھ کر کام شروع کردیا۔

4۔ پہلی دفعہ قرآن کا کتابی صورت میں معرض وجود میں آنا:

حضرت زید بن ثابتؓ نے اپنی کمیٹی کے تعاون سے پہلی دفعہ قرآن مجید کو مختلف اجزاء سے مکمل قرآن مجید کتابی صورت میں اکٹھا کیا اور اس کا نام ''مصحف'' رکھا گیا اور یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہا اور ان کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا اور ان کی شہادت کے بعد آپؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ کے پاس رہا۔

5۔ عہد صدیقی میں جمع وتدوین قرآن کا طریقہ کار:

حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں جمع قرآن کے لئے چار طرح کی تصدیق کرتے تھے: 1۔ اپنے حافظے سے توثیق کرتے، 2۔ زیدؓ اور عمرؓ دونوں مشترک وصول کرتے، 3۔ لکھی ہوئی آیات لے کر آنے والے سے دو گواہ طلب کرتے، 4۔ لکھی ہوئی آیت کا دوسرے نسخوں سے تقابل کرتے تھے، ہر طرح کی تصدیق اور اطمینان حاصل کرنے کے بعد حضرت زیدؓ اس کو لکھ لیتے تھے۔